نفی سے اثبات تک......علی پور کا ایلی

سفیر حیدر، لیکچرر، شعبۂ اُردو، جی سی یونیورسٹی، لاہور

Abstract

This article presents the social & psychological analysis of a character "Aayli" from the famous novel of "Ali Pur ka Aayli" by Mumtaz Mufti. The article reveals the fact that where the Intense interaction between a man & his evironment often results in self-destruction, at the same time those who have optimistic sense are able to turn such negative circumstances into positive one ultimately a new positive self emerges out and Aayli is the name of such character.

ممتاز مفتی کے ناول ''علی پور کا ایلی'' کو اُردو کے نمائندہ ترین ناولوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ڈاکٹر محمد احسن فاروقی نے اس ناول کی تعریف میں کہا تھا کہ کئی سال پہلے انہوں نے کتاب تحریر کی تھی ''ناول کیا ہے؟'' اور علی پور کا ایلی کی اشاعت کے بعد وہ ناول کی شکل دکھا سکتے ہیں۔(۱) ممتاز مفتی نے اس ناول میں اپنی ہی سرگذشت بیان کی ہے۔اور مرکزی کردار ایلی وہ خود ہیں۔ اختصار کی خاطر کرداروں کی بھیڑ میں سے ایلی اور شہزاد کے تجزیاتی مطالعہ سے ممتاز مفتی کے نفسیاتی اور معاشرتی سطح پر ارتقائی انسان کو پیش کرنا مقصود ہے۔

ایلی کی صورت میں فرد کو حالات کے تصادم کو معاشرتی تطابق میں منقلب ہوتے دکھایا گیا ہے۔ زندگی کے ناقابلِ حل اور ناقابلِ گریز رویے کے مقابل بعض اوقات لوگ ڈٹے رہتے ہیں اور وہ بھی غیر محسوس طور پر، بغیر کسی دعویٰ کے، بغیر کسی خود پسندی کے، بلکہ احساسِ کمتری کے ساتھ، شکستہ حالی کے ساتھ، لیکن ڈٹے رہتے ہیں، اس لیے بالآخر کامران ٹھہرتے ہیں۔ ممتاز مفتی جو کہ ایلی بھی ہیں اور اپنے مختصر نام 'بولی' کے وزن پر انہوں نے ایلی کا نام منتخب کیا تھا، اپنے تمام تر خاندانی انتشار والد کی منفی شخصیت اور اس کے اثرات، ذاتی داخلی دربدری، جذباتی حادثات اور نفسیاتی شخصیت کے بارہا انہدام کے باوجود دُنیا میں اپنا مقام بنانے میں کامیاب رہے اور یہ فتح مندی دراصل ہر اس انسان کی فتح ہے، جو زندگی سے جڑ کر کسی متعین باطنی راستے پر گامزن رہتے ہیں۔ یہ راہِ شوق کے مسافر انسانوں کا نمائندہ کردار ہے۔ان حادثات سے گزر کر ملنے والی عزت اور عظمت ڈاکٹر نجیبہ عارف کے الفاظ میں ''ایک زیادہ گہری اور پُر وقار کامیابی ہے جس میں علائق زمانہ جو اس کو تنکے کی طرح بہا لے جانے پر تُلے ہوئے تھے بالآخر اس کے لیے بے معنی ہو جاتے ہیں اور وہ ایک عظیم بے نیازی اور بلندی کے استھان پر جا کھڑا ہوتا ہے ۔جہاں مصائب اور دشواریوں سے آلودہ دُنیا اسے بازیچۂ اطفال معلوم ہونے لگتی ہے اور زندگی اپنے معنی خیز اور گہرے مفاہیم